



بینک دولت پاکستان

زری پالیسی فیصلہ

12 ستمبر 2015ء

اگست 2015ء میں سال رسالہ گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت (CPI) کم ہو کر 1.7 فیصد ہو گئی جبکہ اگست 2014ء میں 7.0 فیصد تھی۔ گذشتہ کئی ماہ کے دوران کی کے اس رجحان کے بعد اگست 2015ء میں بارہ ماہ کی حرکت پذیر اوسط (moving average) گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت کم ہو کر 3.6 فیصد ہو گئی جبکہ اگست 2014ء میں 8.4 فیصد تھی۔ اگست 2015ء میں دیگر اظہار یہ بھی کم ہوئے جیسے قوزی گرانی (core inflation) کے پیمانے۔ گرتی ہوئی گرانی کی بڑی وجوہات سازگار رسدی دھچکے اور طلب کے انتظام کی پالیسیاں ہیں۔ موجودہ سست رفتاری کا سبب زیادہ تر تلف پذیر (perishable) غذائی اشیا کی مناسب طور پر فراہمی اور تیل کی گرتی ہوئی بین الاقوامی قیمتوں کی صارفی قیمتوں کو منتقلی ہے۔

موجودہ رجحانات کے تسلسل کے ہمراہ مجموعی طلب میں کسی قدر اضافہ مالی سال 16ء میں گرانی کی راہ کا تعین کرے گا۔ قدرتی اور فشرده قدرتی گیس (compressed natural gas) کی قیمتوں میں حالیہ اضافے اور ان کے دورانی (second round) کے ممکنہ اثرات کی تیل کی پست عالمی قیمتوں سے تلافی ہو جائے گی جو ابھی تک پست ترین سطح پر نہیں پہنچی ہیں۔ چنانچہ مالی سال 16ء کے لیے گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت کے حوالے سے اسٹیٹ بینک کی پیش گوئی تبدیل نہیں ہوئی اور وہ 4.5 سے 5.5 فیصد کی حدود میں ہے جو سالانہ منصوبے کے ہدف 6 فیصد سے کم ہے۔

تاہم اس پیش گوئی میں اضافے کے دو خطرات ہیں: حکومت کا بجلی پر زراعت میں کمی کے ساتھ اس کے زرخوں میں اضافے کا منصوبہ اور کم غذائی قیمتوں کے فصلوں کی پیداوار پر ممکنہ منفی اثرات۔ پیش گوئی میں کمی کے خطرات میں تیل سمیت اجناس کی عالمی قیمتوں کی بحالی کا کم امکان شامل ہے۔ موجودہ رجحانات اور پیش گوئیوں کے تناظر میں کمی کے خطرات اضافے کے خطرات سے زیادہ معلوم ہوتے ہیں۔ مزید یہ کہ ستمبر 2015ء کے تازہ ترین آئی بی اے اسٹیٹ بینک سروے سے پتہ چلتا ہے کہ آئندہ مہینوں میں گرانی کی توقعات میں کمی آئے گی۔

مالی سال 16ء کے آغاز میں بیرونی جاری کھاتے (external current account) کی صورت حال پچھلے مالی سال کے آخر سے زیادہ مختلف نہیں۔ جولائی 2015ء میں برآمدات میں پھر کمی آئی تاہم تیل کی کمی ہوتی ہوئی درآمدی ادائیگیوں اور کارکنوں کی بڑھتی ہوئی ترسیلات زر کے باعث بیرونی جاری کھاتے کے خسارے میں تھوڑی بہتری دکھائی دی۔ ان متغیرات کے سازگار رجحانات کی وجہ سے مالی سال 15ء کے اختتام ہتتا جاری کھاتے کا خسارے رواں مالی سال میں قابل انتظام معلوم ہوتا ہے۔ اس بات کو مالی سال 16ء میں سرمایہ و مالی کھاتے کے متوقع فاضل سے تقویت ملتی ہے جس کا سبب یورو ورسکوک بانڈ کی مجوزہ آنے والی رقوم، سرکاری رقوم اور ای ایف ایف پروگرام کے تحت آئی ایم ایف کی بقیہ فنڈنگ ہے۔ اس سے نہ صرف مجموعی توازن ادائیگی کا فاضل پیدا ہوگا بلکہ پچھلے دو سال کے دوران زرمبادلہ کے ذخائر بڑھنے کا سلسلہ برقرار رکھنے میں بھی مدد ملے گی۔

تاہم بیرونی شعبے کی پائیداری کے لیے برآمدات اور بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں اضافے از بس ضروری ہیں۔ اس حوالے سے امن و امان کی صورت حال میں حالیہ بہتری اور معاشی استحکام کے تسلسل کی وجہ سے طویل مدتی بیرونی سرمایہ آنے کے امکانات روشن ہو سکتے ہیں۔ مزید برآں آئندہ امریکی معاشی بحالی اور یورپی یونین کی جی ایس پلس اسکیم سے مزید فوائد کے ذریعے پاکستانی برآمدات کو تقویت مل سکتی ہے جس کی بہت ضرورت ہے۔ تاہم خصوصاً ٹیکسٹائل کے شعبے میں ساختی (structural) رکاوٹیں اور اجناس کی کم عالمی قیمتیں برآمدات کے لیے بدستور بڑا خطرہ ہیں۔



بینک دولت پاکستان

یکم جولائی سے 28 اگست 2015ء کے دوران زرو سبج (M2) میں سکڑاؤ زیادہ تر بینکاری نظام کے خالص ملکی اثاثوں میں کمی کا نتیجہ تھا۔ جدولی بینکوں سے حکومتی قرض میں اضافے کی تلافی اس مدت کے دوران اسٹیٹ بینک کو رقوم کی واپسی اور پاکستان انوسٹمنٹ بانڈز (PIBs) کی میعاد پوری ہونے کی وجہ سے ہو گئی۔ جولائی مالی سال 16ء میں نجی شعبے کے کاروباری اداروں کی اکثریت کی جانب سے جاری سرمائے کی واپسی قرضے کے معمول کے سائیکل کے مطابق ہے۔ توانائی کی پیداوار و تقسیم، کیمیکلز اور خدمات کے شعبوں کی جانب سے معینہ سرمایہ کاری (fixed investment) قرضے کا استعمال آئندہ مہینوں میں ان کی پیداواری سرگرمیوں میں ممکنہ اضافے کا اشارہ ہے۔ چنانچہ آئندہ دنوں میں قرضے کے استعمال میں مزید استحکام کی توقع ہے۔

مزید یہ کہ زری حالات نرمی کے باوجود ابھی تک کڑے معلوم ہوتے ہیں کیونکہ قرض گاری (lending) کی حقیقی شرحیں دسمبر مالی سال 15ء سے 4 فیصد کے آس پاس ہیں۔ مالی بازار میں سیالیت (liquidity) کی مجموعی صورت حال جولائی 2015ء کے بعد کی زری پالیسی کی مدت میں دباؤ میں رہی۔ ٹرشل بینکوں سے حکومتی قرضوں، عید کے موقعے پر نکھوائی گئی رقوم اور موسمی عوامل کے باعث بینکوں سے بعض امانتوں کے نکھوائے جانے سے بازار زر میں سیالیت کی کمی بڑھ گئی۔ سیالیت کی قلت کے پیش نظر اسٹیٹ بینک مارکیٹ کو تقویت دینا رہا اور بازار زر کی شبیہ شرح کو محدود میں رکھا۔

تاہم امن و امان کی بہتر صورت حال کی بنا پر سرمایہ کار اور صارف کا اعتماد بہتر ہو رہا ہے۔ بڑے پیمانے پر ایشیا سازی (Large-scale Manufacturing) کی نمو 3.3 فیصد درج کی گئی تھی، اب توانائی کی فراہمی بہتر ہونے کے باعث مزید بڑھنے کی توقع ہے۔ چین پاکستان اقتصادی راہداری کے تحت انفراسٹرکچر کی ترقی اور توانائی کے منصوبوں پر عملدرآمد سے سرمایہ کاری کے ماحول میں اور بہتری آئے گی۔ چنانچہ مالی سال 16ء میں مزید معاشی سرگرمیوں کی امید ہے جس سے قرضے کے استعمال میں اضافہ متوقع ہے۔

مذکورہ بالا معاشی حالات کے پیش نظر اسٹیٹ بینک کے مرکزی بورڈ آف ڈائریکٹرز نے ایس بی پی پالیسی ریٹ 6.5 فیصد سے 50 بی پی ایس کم کر کے 6.0 فیصد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔
